حدیث کی تلاوت عبادت ہے

محمد رفیق طاہر عفا اللہ عنہ

وحی الٰہی کو عام طور پہ دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

۱- وحی متلو (جس کی تلاوت کی جاتی ہے)

۲- وحی غیر متلو (جس کی تلاوت نہیں کی جاتی)

قرآن مجید کو وحی متلو اور حدیث نبوی کو وحی غیر متلو قرار دیا جاتا ہے۔ اسکا معنی یہ ہوتا ہے کہ جس طرح عرف عام میں قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے ویسے حدیث کی تلاوت نہیں کی جاتی۔ لیکن اسکا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ حدیث کی تلاوت ہوتی ہی نہیں ہے۔ یا حدیث پڑھنے کو تلاوت حدیث کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ جبکہ عامۃ الناس میں یہی تصور پایا جاتا ہے کہ تلاوت صرف قرآن پڑھنے کو ہی کہا جاتا ہے اور حدیث پڑھنے کو تلاوت نہیں کہا جا سکتا ہے۔ اور اسکے ساتھ ساتھ یہ تصور بھی پایا جاتا ہے کہ قرآن پڑھنے پہ تو اجر ملتا ہے کہ اسکے ہر حرف پہ دس نیکیاں ہیں لیکن حدیث پڑھنے پہ ایسے نیکی نہیں ملتی، جبکہ یہ تصور بھی درست نہیں کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ حدیث پڑھنا بھی نیکی و عبادت ہے اور مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا (جو بھی کوئی ایک نیکی لائے گا تو اسکے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہوں گی) کے تحت دس گنا نیکیوں کا سبب ہے۔

تلاوت کا معنی:

لغت میں تلاوت کا مطلب ہے کسی کے پیچھے پیچھے اس طرح چلنا کہ ان کے درمیان کوئی اور چیز حائل نہ ہو۔

ابن فارس کہتے ہیں:

التَّاءُ وَاللَّامُ وَالْوَاوُ أَصْلٌ وَاحِدٌ، وَهُوَ الِاتِّبَاعُ. يُقَالُ: تَلَوْتُهُ إِذَا تَبِعْتَهُ. وَمِنْهُ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ، لِأَنَّهُ يُتْبِعُ آيَةً بَعْدَ آيَةٍ.

[معجم مقاييس اللغة ۱/۳۵۱]

'ت' اور 'ل' اور 'و' ایک اصل ہے، اور وہ ہے "اتباع"۔ جب آپ کسی کے پیچھے چلیں تو اسے عربی میں تَلَوْتُهُ کہہ کر تعبیر کرتے ہیں۔ اور اسی سے تلاوت قرآن کا لفظ مأخوذ ہے، کیونکہ اسکی آیات ایک دوسرے کے پیچھے آتی ہیں۔

اسی طرح چاند کے سورج کے پیچھے چلنے پہ بھی قرآن مجید میں یہی مادہ استعمال کیا گیا ہے:

وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا

[سورة الشمس: ۲]

اور چاند کی قسم جب وہ اس (سورج) کے پیچھے آئے۔

قرآن مجید میں تو اللہ سبحانہ وتعالی نے ان الفاظ کو پڑھنے کے لیے بھی تلاوت کا لفظ استعمال فرمایا ہے جو شیاطین سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب کرکے جادو کے لیے پڑھتے پڑھاتے تھے:

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ

[سورة البقرة: ۱۰۲]

"اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جو شیاطین سلیمان (علیہ السلام) کے عہد حکومت میں پڑھتے تھے"۔

قرآن مجید کی اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ کسی بھی چیز کے پڑھنے پڑھانے کے لیے تلاوت کا لفظ دور نبوی میں مستعمل رہا ہے۔ جادو کے الفاظ اور جنتر منتر پڑھنا بھی لغت میں تلاوت کہلاتا ہے۔ اگرچہ یہ حرام اور کفریہ کام ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اس سے منع کیا ہے۔ اور تلاوت کے لفظ کو صرف قرآن کی تلاوت کے لیے خاص کرنا بعد کی اصطلاح ہے۔

الغرض تلاوت کا لفظ عربی لغت میں کسی کے پیچھے آنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اسی مناسبت سے ہر پڑھی جانے والی عبارت کی قراءت پہ تلاوت کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اسکے الفاظ و جملے ایکدوسرے کے پیچھے آتے ہیں۔ اور قرآن مجید کی قراءت پہ بھی اسی وجہ سے تلاوت کا لفظ بولا جاتا ہے۔

حدیث وحی متلو ہے:

اللہ سبحانہ وتعالی نے امہات المؤمنین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ

(سورة الأحزاب : ٣٤)

"اور تمہارے گھروں میں اللہ تعالی کی جن آیات اور حکمت کی تلاوت کی جاتی ہے انھیں یاد کرو"۔

اس آیت میں آیات اللہ اور حکمت دونوں کی تلاوت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور آیات اللہ سے مراد قرآن مجید فرقان حمید کی آیات ہیں اور حکمت سے مراد قرآن مجید کے علوم و معانی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے اور اسکے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ اقوال وافعال واحوال اور تقریرات وتصویبات بھی اس حکمت کے مفہوم میں داخل ہیں۔ یعنی تمام تر احادیث وجملہ اقسام سنت حکمت ہیں اور انھیں پڑھنے، یاد کرنے، اور دہرانے کو اللہ سبحانہ وتعالی نے تلاوت قرار دیا ہے۔

نماز میں حدیث کی تلاوت:

جب یہ واضح ہو چکا کہ کسی بھی چیز کی پڑھنے کو تلاوت کہا جاتا ہے تو یہ بات سمجھنے میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہیے کہ نماز میں حدیث کی تلاوت قرآن کی تلاوت سے کہیں زیادہ ہے۔ قرآن مجید سے تو صرف سورۃ الفاتحہ نماز میں پڑھنا فرض ہے اور اسکے بعد کچھ مزید تلاوت کرنا مستحب و مسنون ہے۔ جبکہ نماز کا آغاز یعنی تکبیر و دعائے استفتاح اور پھر رکوع سے سلام تک سب حدیث ہی کی تلاوت ہے۔

تلاوتِ حدیث کا اجر:

جس طرح قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت باعث اجر وثواب ہے بعینہ حدیث پڑھنا سننا بھی باعث اجر وثواب ہے۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا:

نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا، فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ

[سنن أبي داود: ٣٦٦٠]

"اللہ تعالی اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد رکھا حتی کہ اسے آگے پہنچادیا۔"

اس حدیث مبارکہ میں تین کاموں پہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء دی ہے:

۱۔ حدیث سننا۔

۲۔ حدیث یادرکھنا۔

۳۔ حدیث آگے پہنچانا/کسی کو سنانا۔

یعنی جس طرح قرآن سننا اور سننا باعث اجر ہے اسی طرح حدیث سننا اور سنانا بھی باعث اجر ہے۔ ہاں یہ ہے کہ قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت پہ اجر کی خصوصی وضاحت نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے:

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

[جامع الترمذي: ٢٩١٠]

"جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا تو اسکے لیے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی اپنے جیسی دس نیکیوں کے برابر ہے۔"

اور یہ اصول ہر نیکی کے لیے عام ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے:

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا

[سورة الأنعام: ١٦٠]

”جو بھی کوئی ایک نیکی لائے گا تو اسکے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہوں گی۔“

تو اس اصول کے تحت چونکہ حدیث کا ایک ایک لفظ پڑھنا نیکی ہے، سو وہ بھی دس دس نیکیوں کا باعث ہے۔اسکی نظیر بھی حدیث میں موجود ہے:

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَشْرٌ» ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ، فَقَالَ: «عِشْرُونَ» ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ، فَقَالَ: «ثَلَاثُونَ»

[سنن أبي داود: ٥١٩٥]

ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس نے کہا السلام علیکم، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا، پھر وہ شخص بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دس“۔ پھر ایک اور شخص آیا تو اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا، پھر وہ شخص بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بیس“۔ پھر ایک اور شخص آیا تو اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا، پھر وہ شخص بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تیس“۔

یعنی سلام کہنے والوں میں سے جس نے ایک لفظ کہا اسکے لیے دس جس نے دو کہے اسکے لیے بیس اور جس نے تین الفاظ کہے اسکے لیے تیس نیکیوں کا اجر بیان فرمایا۔

اسی طرح جیسے قرآن مجید کی مختلف سورتیں پڑھنے کا الگ الگ اجر احادیث میں ذکر ہوا ہے، بعینہ بعض احادیث کی تلاوت یعنی کچھ ادعیہ واذکار کرنے پہ بھی خاص اجر کا تذکرہ احادیث میں مذکور ہے۔

خلاصہ:

حدیث پڑھنے پہ بھی تلاوت کا لفظ صادق آتا ہے اور بھی باعث اجر وثواب اور عبادت ہے۔